تاثرات

پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے تیئس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ مدت قوموں کی زندگی میں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہے لیکن اگر اسلامی نقطہ نظر سے غور کیا جائے اور ہمارے مخصوص ملی حالات کو پیشِ نگاہ رکھا جائے تو اسے ہرگز کم مدت سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ ظہورِ اسلام کے وقت تو صرف تیئس سال کے عرصے میں دنیا کے بہت بڑے حصے پر اسلام کا شامیانۂ رحمت سایہ فگن ہو گیا تھا، حالانکہ اس زمانے میں لفظ "اسلام" بالکل اجنبی تھا اور پوری دنیا اس کے نام سے ناآشنا تھی، لیکن اب تو صورتِ حال بالکل مختلف ہے۔ ہر خطۂ ارض میں اسلام کی آواز پہنچ چکی ہے اور اس کی پاکیزہ دعوت نے انسانی آبادی کے عظیم حصے کو اپنے زیرِ اثر کر رکھا ہے۔ اب بھی اگر مسلمان اسلام کو اپنے آپ پر نافذ نہ کریں اور اس کی مقدس تعلیمات کو قلب و نظر کی تہوں میں نہ اتاریں تو ان کی یہ بدقسمتی ہوگی۔

تیئس سال کی اس طویل مدت میں بچے جوانی کی حدود سے آگے نکل گئے، جوان بڑھاپے کی منزل میں داخل ہوگئے اور بوڑھے دنیائے فانی سے رختِ سفر باندھ کر چل دیے، لیکن ان کی وہ امید بر نہ آئی جس کو قیامِ پاکستان کی اساس ٹھہرایا گیا تھا۔ یعنی تنفیذِ اسلام کی امید۔ اب بحمد اللہ اس کے واضح آثار نظر آنے لگے ہیں اور ملک کے قافلۂ ملی نے سوئے کعبہ قدم فرسائی شروع کر دی ہے۔ واقعات نے کروٹ بدلی ہے اور فضا نکھرنے لگی ہے یعنی بہت عرصہ پیشتر شاہ ولی اللہ دہلوی، جمال الدین افغانی، سید احمد شہید، مولانا اسماعیل شہید اور ان کے رفقائے عالی مقام نے اشاعتِ اسلام کا جو خواب دیکھا تھا، اس کی تعبیر کے امکانات ابھر رہے ہیں اور اس کے لیے انھوں نے جو بھرپور اجتماعی اور انفرادی کوششیں کی تھیں، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان کے مثبت نتائج ظہور میں آنے کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

بلاشبہ یہ ملک اسلام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا اور برِ صغیر کے مسلمانوں نے اسی لیے بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔ ان کی حقیقی مسرت کا راز اسی میں ہے کہ یہاں اسلام آئے اور اسی کا بول بالا ہو اور یہ ان شاء اللہ ضرور ہوگا۔ اس سلسلے میں جو مساعی اوپر کی سطح پر ہو رہی ہیں، وہ بہرحال رنگ لائیں گی ــــ یقین رکھنا چاہیے کہ یہاں کی معاشیات، اقتصادیات، تہذیب، ثقافت، اخلاق، کردار، اسلام کے سانچے میں ڈھلیں گے اور ہر شعبۂ زندگی میں اسلام ہی کی حکمرانی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

(محمد اسحاق بھٹی)